

رگزشتہ سے پیوستہ)

تذکرہ انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

از

مولانا سید ابوالاسلیٰ مودودی مخفور

حضرت نوح علیہ السلام

باب سوم

فصل ۲، ۳

حضرت نوح کی دعوتِ اصلاح

حضرت نوح کی دعوت کے تین اجزاء

”ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اور اس بدایت کے ساتھ کہ اپنی قوم کے لوگوں کو خبردار کر دے قبل اس کے کہ ان پر ایک دردناک عذاب آئے۔ اس نے کہا: اے میری قوم کے لوگو، میں تمہارے لیے ایک صاف صاف خبردار کرنے والا (پیغمبر) ہوں۔ تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ اللہ کی بندگی کرو اور اس سے

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ
أَنْ أَنْذِرْكُمْ مَلَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ
يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ قَالَ
لِقَوْمِ إِيَّيْكُمْ أَنْذِرْتُكُمْ
بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ وَالْقَوْمُ
وَاطِيعُونَ ۚ

ڈرو اور میری اطاعت کرو۔“

(دعوت - آیات ۲-۳)

یہ تین باتیں تھیں جو حضرت نوح نے اپنی رسالت کا آغاز کرتے ہوئے اپنی قوم کے سامنے پیش کیں۔ ایک اللہ کی بندگی۔ دوسرے تقویٰ۔ تیسرے رسول کی اطاعت۔ اللہ کی بندگی کا مطلب یہ تھا کہ دوسروں کی بندگی عبادت چھوڑ کر اور صرف اللہ ہی کو اپنا معبود تسلیم کر کے اسی کی پرستش کرو اور اسی کے احکام سبجالاؤ۔ تقویٰ کا مطلب یہ تھا کہ ان کاموں سے پرہیز کرو جو اللہ کی ناراضی اور اس کے غضب کے موجب ہیں، اور اپنی زندگی میں وہ روش اختیار کرو جو خدا ترس لوگوں کو اختیار کرنی چاہیے۔ یہی تیسری بات کہ میری اطاعت کرو، تو اس کا مطلب یہ تھا کہ ان احکام کی اطاعت کرو جو اللہ کا رسول ہونے کی حیثیت سے میں تمہیں دیتا ہوں۔

اللہ تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا اور تمہیں

يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ

ایک دقت مقرر تک باقی رکھے گا۔ حقیقت یہ ہے

إِلَىٰ آجَلٍ مُّسَمًّى مِمَّا أَجَلَ اللَّهُ

کہ اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت جب آجاتا ہے تو پھر

إِذَا جَاءَ أَجَلُكُمْ لَكُمْ لَكُمْ

مثلاً نہیں جانا۔ کاش تمہیں اس کا علم ہو۔

تَعْلَمُونَ ۵ رُفُوح - آیت ۲۲

اصل الفاظ ہیں یُعْبَوُكُمْ قَبْلَ ذُنُوبِكُمْ۔ اس فقرے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تمہارے گناہوں میں سے بغض کو معاف کر دے گا، بلکہ اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ اگر تم ان تین باتوں کو قبول کر لو جو تمہارے سامنے پیش کی جا رہی ہیں تو اب تک جو گناہ تم کر چکے ہو ان سب سے وہ درگزر فرمائے گا۔ (من تبعیض کے لیے نہیں بلکہ عن کے معنی میں ہے)

اور تمہیں دنیا میں اس وقت تک جینے کی مہلت دے دی جائے گی جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طبعی موت کے لیے مقرر کیا ہے۔ اگر تمہیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ میرے ذریعہ سے اللہ کا پیغام پہنچ جانے کے بعد اب جو وقت گزر رہا ہے یہ دراصل ایک مہلت ہے جو تمہیں ایمان لانے کے لیے دی جا رہی ہے، اور اس مہلت کی مدت ختم ہو جانے کے بعد پھر خدا کے عذاب سے بچنے کا کوئی امکان نہیں ہے، تو تم ایمان لانے میں جلدی کر دو گے اور نزولِ عذاب کا وقت آنے تک اس کو ٹالتے نہ چلے جاؤ گے۔

اللہ کے خوف کی دعوت

ایک مقام پر حضرت نوح کا خطاب ان الفاظ میں آیا ہے:

اَعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ

اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا

نہیں ہے تو کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔

عِبَادَةٌ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۵

یعنی کیا تمہیں اپنے اصل اور حقیقی خدا کو چھوڑ کر دوسروں کی بندگی کرتے ہوئے ڈر نہیں لگتا؟ کیا تم اس بات سے بالکل بے خوف ہو گئے ہو کہ جو تمہارا اور سارے جہان کا مالک و فرمانروا ہے اس کی سلطنت میں رہ کر اس کے بجائے دوسروں کی بندگی و اطاعت کرنے اور دوسروں کی ربوبیت و خداوندی تسلیم کرنے کے نتائج کیا ہوں گے؟

دوسری جگہ یہ الفاظ ہیں:

لہ اس دوسرے وقت سے مراد وہ وقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے کسی قوم پر عذاب نازل کرنے کے لیے مقرر کر دیا ہو۔ اسی کے متعلق متعدد مقامات پر قرآن مجید میں یہ بات بصراحت بیان کی گئی ہے کہ جب کسی قوم کے حق میں نزولِ عذاب کا فیصلہ صادر ہو جاتا ہے اس کے بعد وہ ایمان بھی لے آئے تو اسے معاف نہیں کیا جاتا۔

اٰخِذْ بِاللّٰهِ وَاتَّقُوْا وَاٰتِیُوْا دَٰرِیْضِیْنَ

اللہ کی بندگی کرو، اور اس سے ڈرو اور

(ذہوح - آیت ۳)

میری اطاعت کرو۔

اس لیے یہاں حضرت نوح کے اشارہ کا مطلب محض خوف نہیں، بلکہ اللہ کا خوف ہے یعنی کیا تم اللہ سے بے خوف ہو گئے؟ اس کے سوا دوسروں کی بندگی کرتے ہوئے تم کچھ نہیں سوچتے کہ اس باغیازہ روش کا انجام کیا ہوگا؟

دعوت کے آغاز میں خوف دلانے کی حکمت یہ ہے کہ جب تک کسی شخص یا گروہ کو اس کے غلط رویے کی بد انجامی کا خطرہ نہ محسوس کرایا جائے، وہ صحیح بات اور اس کے دلائل کی طرف توجہ کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ راہ راست کی تلاش آدمی کے دل میں پیدا ہی اس وقت ہوتی ہے جب اس کو یہ فکر دامن گیر ہو جاتی ہے کہ کہیں میں کسی عیب سے راستے پر تو نہیں جا رہا ہوں جس میں ہلاکت کا اندیشہ ہو۔

نظام قدرت سے استدلال

کیا دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح سات
آسمان تہ بہ تہ بنائے اور ان میں چاند کو نور
اور سورج کو چراغ بنایا؟ اور اللہ تعالیٰ نے
تم کو زمین سے عجیب طرح آگایا، پھر وہ تمہیں
اسی زمین میں فالس لے جائے گا اور اس
سے لیکر ایک تم کو نکال کھڑا کرے گا اور اللہ
تعالیٰ نے زمین کو تمہارے لیے فرش کی طرح بچھا
دیا تاکہ تم اس کے اندر کھلے راستوں پر چلو۔

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ طَبَقًاہٗ وَاَجْعَلَ الْقَمَرَ
فِيْہِنَّ نُوْرًا وَّاجْعَلَ الشَّمْسُ سِرًاہٗ
وَ اللّٰهُ اَنْبَتْكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاہٗ
ثُمَّ لِيُعِيْدَكُمْ فِيْہَا وَاِيُخْرِجْكُمْ
اِحْرَآجًاہٗ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ الْاَرْضَ
سَبَاہٗہٗ لَتَسْتَلْكُوْا فِيْہَا سُبُلًا فِجَاہٗہٗ
(ذہوح - آیات ۱۵، ۱۶، ۱۷)

فصل ۴

امین و مخلص داعی

میں ایک بے غرض ناصح ہوں۔ اپنے کسی فائدے کے لیے نہیں بلکہ تمھارے بھلے کے لیے یہ ساری مشقتیں اور تکلیفیں برداشت کر رہا ہوں۔ تم کسی ایسی ذاتی مفاد کی نشاندہی نہیں کر سکتے جو اس امر حق کی دعوت دینے میں اور اس کے لیے جان توڑ محنتیں کرنے اور مصیبتیں جھیلنے میں میرے پیش نظر ہو۔

حضرت نوح کا امین اور مخلص ہونا

دَسُوْنَا اٰمِيْنُ كَے دو مفہوم ہیں۔ ایک یہ کہ میں اپنی طرف سے کوئی بات بنا کر یا کم و بیش کر کے بیان نہیں کرتا بلکہ جو کچھ خدا کی طرف سے مجھ پر نازل ہوتا ہے وہی بے کم و کاست تم تک پہنچا دیتا ہوں۔ اور دوسرا مفہوم یہ ہے کہ میں ایک ایسا رسول ہوں جسے تم پہلے سے ایک امین اور راستباز آدمی کی حیثیت سے جانتے ہو۔ جب میں خلق کے معاملے میں خیانت کرنے والا نہیں ہوں۔ تو خدا کے معاملے میں کیسے خیانت کر سکتا ہوں۔ لہذا تمہیں یاد رکھنا چاہیے کہ جو کچھ میں خدا کی طرف سے بیان کر رہا ہوں اس میں بھی ویسا ہی امین ہوں جیسا دنیا کے معاملات میں آج تک تم نے مجھے امین پایا ہے۔ (۱۲۱)

صداقت نوح کی دلیل

”دَمَا اَسْتَلِمُ عَلَيْكُمْ مِنْ اَجْرِ صِدْقِ نُوْحٍ كِی دِل ہے۔۔ پہلی دلیل یہ تھی کہ دعوائے نبوت سے پہلے میری ساری زندگی تمھارے درمیان گزری ہے۔ اور آج تک تم مجھے ایک امین آدمی کی حیثیت سے جانتے رہے ہو اور دوسری دلیل یہ ہے۔ کہ میں ایک بے غرض آدمی ہوں۔ اور تم کسی ذاتی فائدے کی نشاندہی نہیں کر سکتے جو اس کام سے مجھے حاصل ہو رہا ہو، یا جس کے حصول کی میں کوشش کر رہا ہوں۔ اس بے غرضانہ طریقے سے کسی ذاتی نفع کے بغیر جب میں اس دعوت حق کے کام میں شب و روز اپنی جان کھپا رہا ہوں، اپنے اوقات اور اپنی محنتیں صرف کر رہا ہوں اور ہر طرح کی تکلیفیں اٹھا رہا ہوں تو تمہیں باؤ

کرنا چاہیے کہ میں اس کام میں مخلص ہوں۔ ایسا مذاری کے ساتھ جس چیز کو حق جانتا ہوں اور جس کی پیروی میں خلق خدا کی فلاح دیکھتا ہوں، وہی پیش کر رہا ہوں کوئی نفعانی جذبہ اس کا محرک نہیں ہے کہ اس کی خاطر میں جھوٹ گھڑ کر لوگوں کو دھوکا دوں۔

یہ دونوں دلیلیں ان اہم دلائل میں سے ہیں جو قرآن مجید نے بار بار انبیاء علیہم السلام کی صداقت کے ثبوت میں پیش کی ہیں۔ اور جن کو وہ نبوت کے پرکھنے کی کسوٹی قرار دیتا ہے۔ نبوت سے پہلے جو شخص ایک معاشرے میں برسوں زندگی بسر کر چکا ہو اور لوگوں نے ہمیشہ ہر معاملہ میں اسے سچا اور راستباز آدمی پایا ہو، اس کے متعلق کوئی غیر متعصب آدمی مشکل ہی سے یہ شک کر سکتا ہے کہ وہ یکایک خدا کے نام سے اتنا بڑا جھوٹ بولنے پر آمادہ آئے گا کہ اسے نبی نہ بنایا گیا ہو اور وہ کہے کہ خدا نے مجھے نبی بنایا ہے۔ پھر دوسری اس سے بھی اہم تر بات یہ ہے کہ ایسا سفید جھوٹ کوئی شخص نیک نیتی کے ساتھ تو نہیں گھڑا کرتا۔ لامحالہ کوئی نفعانی غرض ہی اس فریب کاری کی محرک ہوتی ہے۔ اور جب کوئی شخص اپنی اغراض کے لیے اس طرح کی فریب کاری کرتا ہے تو اخفا کی تمام کوششوں کے باوجود اس کے آثار نمایاں ہو کر رہتے ہیں۔ اسے اپنے کامد بار کو فروغ دینے کے لیے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرنے پڑتے ہیں جن کے گھنڈے پہلو گرد و پیش کے معاشرے میں چھپائے نہیں چھپ سکتے اور مزید برآں وہ اپنی پیری کی دکان چکا کر کچھ نہ کچھ اپنا بھلا کرنا نظر آتا ہے، نذرانے وصول کیے جاتے ہیں، تنگہ جاری ہوتے ہیں، جائدادیں بنتی ہیں۔ زیور گھڑے جاتے ہیں اور فقیری کا آستانہ دیکھتے ہی دیکھتے شاہی دربار بنتا چلا جاتا ہے۔ لیکن جہاں اس کے برعکس نبوت کا دعویٰ کرنے والے شخص کی ذاتی زندگی ایسے فضائل اخلاق سے بھرپور نظر آئے کہ اس میں کہیں ڈھونڈھے سے بھی کسی فریب کا لانا ہتھکنڈے کا نشان نہ مل سکے، اور اس کام کے کوئی ذاتی فائدہ اٹھانا تو درکنار، وہ اپنا سب کچھ اسی خدمت بے مزد کی نذر کر دے۔ وہاں جھوٹ کا شہہ کرنا کسی مغفل انسان کے لیے ممکن نہیں رہتا۔ کوئی شخص جو عقل بھی رکھتا ہو اور بے انصاف بھی نہ ہو، یہ تصور نہیں کر سکتا کہ آخر ایک اچھا بھلا آدمی جو اطمینان کی زندگی بسر کر رہا تھا، کیوں بلاوجہ ایک جھوٹا دعویٰ لے کر اٹھے جبکہ اسے کوئی فائدہ اس جھوٹ سے نہ ہو۔ بلکہ وہ الٹا اپنا ہمال، اپنا وقت اور اپنی ساری قوتیں اور محنتیں اس کام میں کھپا رہا ہو اور بدلے میں دنیا بھر کی دشمنی سول لے رہا ہو۔ ذاتی مفاد کی قربانی آدمی کے مخلص ہونے کی سب سے زیادہ نمایاں دلیل ہوتی ہے۔ یہ قربانی کرتے جس

کو سالوں بیت جائیں، اسے بد نیت یا خود غرض سمجھنا خود اس شخص کی اپنی بد نیتی کا ثبوت ہوتا ہے جو ایسے آدمی پر الزام لگتا ہے۔ (۱۲۲)

میری اطاعت کرو

حضرت نوح کا مطالبہ قوم سے یہ تھا کہ میرے رسولی امین ہونے کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ تم دوسرے سب مطاعوں کو چھوڑ کر صرف میری اطاعت کرو، اور جو احکام میں تمہیں دینا ہوں ان کے آگے سب تسلیم کر دو، کیونکہ میں خداوند عالم کی مرضی کا نمائندہ ہوں، میری اطاعت خدا کی اطاعت ہے اور میری نافرمانی محض میری ذات کی نافرمانی نہیں بلکہ براہ راست خدا کی نافرمانی ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول کا حق صرف اتنا ہی نہیں ہے، کہ جن لوگوں کی طرف وہ رسول بنا کر بھیجا گیا ہے وہ اس کی صداقت تسلیم کر لیں اور اسے رسول برحق مان لیں، بلکہ اس کو خدا کا سچا رسول مانتے ہی آپسے آپ یہ بھی لازم آجاتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور ہر دوسرے قانون کو چھوڑ کر صرف اسی کے لائے ہوئے قانون کا اتباع کیا جائے۔ رسول کو رسول نہ ماننا، یا رسول مان کر اس کی اطاعت نہ کرنا، دونوں صورتیں دراصل خدا سے بغاوت کے ہم معنی ہیں۔ اور دونوں کا نتیجہ خدا کے غضب میں گرفتار ہونا ہے۔ اسی لیے ایمان اور اطاعت کے مطالبے سے پہلے ”اللہ سے ڈرو“ کا تنبیہی فقرہ ارشاد فرمایا گیا۔ تاکہ ہر مخاطب اچھی طرح کان کھول کر سن لے۔ کہ رسول کی رسالت تسلیم نہ کرنے یا اس کی اطاعت قبول نہ کرنے کا نتیجہ کیا ہوگا۔

میں کوئی اجر نہیں مانگتا

سورہ شرا میں باری تبارک و تعالیٰ سے فَاتَّقُوا اللَّهَ کے فقرے کی مناسبت یہ تھی کہ جو شخص اللہ کی طرف سے ایک امانت دار رسول ہے، جس کی صفت امانت سے تم لوگ خود بھی واقف ہو، اسے جھٹلاتے ہوئے خدا سے ڈرو۔ اور یہاں مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ سے اس فقرے کی مناسبت یہ ہے کہ جو شخص اپنے کسی ذاتی فائدے کے بغیر محض اصلاح خلق کے لیے پورے اخلاص کے ساتھ کام کر رہا ہے اس کی نیت پر حملہ کرتے ہوئے خدا سے ڈرو۔ اس بات کو اتنا زور دے کہ بیان کرنے کی وجہ یہ تھی کہ قوم کے سردار حضرت نوح کی مخلصانہ دعوتِ حق میں کیڑے ڈالنے کے لیے ان پر یہ الزام لگاتے تھے کہ یہ شخص دراصل ساری دوڑ دھوپ اپنی بڑائی کے لیے کر رہا ہے۔ یُرِيدُ أَنْ يَمْلَأَ مِكْوَدًا لِّكَوْبٍ (المؤمنون - ذکر ۱۲۴) یہ چاہتا ہے کہ تم پر فضیلت حاصل کرے